OPEN ACCESS
AL-TABYEEN
(Bi-Annual Research Journal of Islamic Studies)
Published by: ***Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore.***

ISSN (Print) : 2664-1178
ISSN (Online) : 2664-1186
Jul-Dec-2021
Vol: 5, Issue: 2
Email: altabyeen@ais.uol.edu.pk
OJS: hpej.net/journals/al-tabyeen/index

فضائی آلودگی کا تدارک، اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

عبدالمنان چیمہ*

ڈاکٹر ساجد اقبال**

ABSTRACT

Allah Almighty has created abundance of natural resources (air, water, plants, and animals) for the benefit of man. Air is considered one of the basic necessity for life on Earth. Air pollution is a major and serious problem of the contemporary world. Rapidly spreading large crowded cities, modern transport, installation of industries and thermal power stations are the main causes of air pollution. A large number of Industries, power-generating stations, construction projects, brick Kilns and toxic solid wastes are polluting the atmosphere badly. The transport like buses, trucks, auto rickshaws, airplanes and internal combustion engines are main sources of carbon monoxide, hydrocarbons, nitrogen oxides, and lead pollution in the air. The toxic gases, smog and smoke of industries are affecting humane, animal and plant life rapidly .Treatment devices are not installed in industries and brick kilns to remove harmful gases before releasing smoke into the atmosphere.This research work explores that Air pollution is

* پی ایچ ڈی ریسرچ سکالر، شعبہ اسلامی و عربی علوم، یونیورسٹی آف سرگودھا، سرگودھا
** اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامی و عربی علوم، یونیورسٹی آف سرگودھا، سرگودھا

the core issue of the entire world, which requires immediate action for removal of pollution from the air. Test results of air quality indicate that major part of Pakistani population is living at the risk of air pollution. Islam clearly commands each individual to avoid negative and destructive actions. This Study explores that Air pollution can be abated and minimized by adopting Islamic precautionary measures about air cleanliness.

Keywords: اسلامی تعلیمات، فضائی آلودگی، اسباب، اثرات، تدارک

دورِ حاضر میں فضائی آلودگی میں تشویشناک حد تک اضافہ ہو چکا ہے۔ مقامِ افسوس ہے کہ آجکل اسلامی معاشروں میں اسلامی روح کے عین مطابق صفائی کے اسلامی اصولوں کا اطلاق و احترام خال خال ہی دکھائی دیتا ہے۔ اسلامی ماحولیاتی فکر سے ناشناسائی و بے اعتنائی کا ہی نتیجہ ہے کہ مسلم معاشروں کی فضا و ہوا میں گندگی و آلودگی کا دور دورہ ہونے کے باعث سانس لینا دشوار ہو تا جا رہا ہے۔ اسلامی معاشرہ میں صفائی و پاکیزگی کے ضابطہ اخلاق کی پامالی و خلاف ورزی ایک المیہ ہے۔ قوم کی زندگی و صحت کے تحفظ کی خاطر جدید انسان کی مفسد و تخریبی سرگرمیوں کی جانچ و پرکھ کرنا اور فضائی آلودگی سے متعلق اسلامی تعلیمات اجاگر کرنا موجودہ وقت کا تقاضا ہے۔ کیونکہ اسلام ہی واحد دین ہے جو فضائی آلودگی کے تدارک کے سلسلے میں قائدانہ کردار ادا کر سکتا ہے۔ ہوا کرہ ارض پر ہر جاندار کی حیات و بقا کے لیے جزوِ اعظم ہے۔ زمینی سیارہ کے ارد گرد ہوا کا غلاف اللہ تعالیٰ کی ایسی قدرتی نعمت ہے جو کرہ ارض پر حیاتِ انسانی کے لئے حیات پرور ہے۔ اسلام زندگی کے ہر شعبہ میں جامع ہدایت و رہنمائی پیش کرتا ہے۔ فضائی آلودگی کے تدارک کے بارے میں اسلامی ہدایات و تعلیمات انتہائی واضح، ٹھوس، دیرپا، ہمہ گیر اور عالمگیر ہیں۔ دنیا بھر میں فضائی آلودگی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اس لیے اس کے تدارک کے ضمن میں تعلیماتِ اسلامی کو اجاگر کرنا دورِ حاضر کا اہم ترین تقاضا ہے۔ زیرِ نظر آرٹیکل ہوا کی اہمیت و ترکیب، فضائی آلودگی کے اسباب و اثرات اور تدارک کے بارے میں اسلامی رہنما اصولوں کو اجاگر کرتا ہے۔

ہوا کی ترکیب و افادیت

ہوا کی ترکیب کے سلسلے میں انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں ہے:

"Air, mixture of gases comprising the Earth's atmosphere. The

mixture contains a group of gases."[1]

"ہوا چار لازمی اور بنیادی ارکان میں سے ایک بنیادی رکن ہے جن سے اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات کو تخلیق کیا ہے۔" اس سلسلے میں علامہ الجاحظؒ لکھتے ہیں:

" والأرض هي أحد الأركان الأربعة، التي هي الماء والأرض والهواء والنار"[2]

"کائنات کی طرح انسانی جسم کی ترکیب و ساخت میں ہوا ایک بنیادی عنصر ہے۔ امام ابن القیمؒ کے مطابق انسانی بدن و جسم مٹی، پانی اور ہوا پر مشتمل ہے۔"

امام ابن القیمؒ اپنی کتاب طب نبویؐ میں لکھتے ہیں:

"لَمَّا كَانَ فِي الْإِنْسَانِ جُزْءٌ أَرْضِيٌّ، وَجُزْءٌ هَوَائِيٌّ، وَجُزْءٌ مَائِيٌّ"[3]

ہوا کو قدیم ادوار و مذاہب میں تقدیس کا درجہ حاصل تھا۔ ویدک دور میں ہوا "وابود دیوتا" کے لقب سے معروف تھی جبکہ قدیم ہندوستان میں اس کی پرستش کی جاتی تھی۔[4] پارسی ہوا اور دوسری قدرتی نعمتوں کی اہمیتوں کے قدر واحترام میں محافل منعقد کرتے ہیں اور ان قدرتی اشیا کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں لیکن حیرت و ستعجاب کا مقام ہے ان قدرتی اشیا کے حقیقی خالق و مالک کے سامنے سجدہ ریز نہیں ہوتے ہیں۔ ماہر ماحولیات اے آر آر گون لکھتا ہے:

"In their Jashan ceremony, they revere and remember fire, water, the animal and the vegetable kingdoms, the earth, the minerals and metals in the earth and the air"[5]

"ہوا ایک قدرتی وسیلہ ہے جو کرہ ارض پر حیات و نمو کے لئے لازمی و بنیادی عنصر ہے۔ متعدد قرآنی آیات اور احادیث میں ہوا کا تذکرہ پایا جاتا ہے جس سے زمین پر انسانی حیات کے لئے اس کی

---

[1] ـThe New Encyclopedia Britannica, 1:173

[2] ـ عمرو بن بحر بن محبوب الكناني، الشهير بالجاحظ ، الحيوان، دار الكتب العلمية – بيروت، 1424 هـ،1:24

[3] ـ محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد،ابن قيم الجوزية ، الطب النبوي ، دار الهلال – بيروت،س-ن،1:16

[4] ـشیخ احمد دیدات، یہودیت، عیسائیت اور اسلام، مترجم: مصباح اکرم، عبداللہ اکیڈمی اردو بازار لاہور، 2010ء،ص:35

[5] ـA. R. Agwan, Islam and the Environment, Institute of Objective Studies N. Delhi,1997, 9

اہمیت وافادیت روزِ روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے۔ ہوا قدرتِ الٰہی کا حیرت انگیز نمونہ ہے۔ ہوا پانی سے بھرے ہوئے بادل مشیتِ الٰہی کے مطابق ایک جگہ سے دوسری جگہ اٹھا کر لے جاتی ہے۔ قرآن پاک میں ہوا اور بادلوں کی دلنشین انداز میں منظر کشی کی گئی ہے۔ ہوا انسانی زندگی کے لئے بشارت اور رحمت کی علامت ہے۔" ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ حَتَّى إِذَا أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَيِّتٍ﴾[1]

"اور وہی تو ہے جو اپنی رحمت یعنی مینہ سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ بھاری بادلوں کو اٹھالاتی ہے تو ہم اس کو ایک مری ہوئی سی بستی کی طرف ہانک دیتے ہیں۔"

بادلوں اور ہواؤں کا قدرتی نظام انتہائی منظم اور مربوط و مستحکم ہے۔ انسانی عقل اور جدید سائنس اس قدرتی صناعی پر دنگ رہ جاتی ہے۔ اس قدرتی نظام میں تبدیلی پیدا کرنا انسانی حیات و بقا کے لئے تباہ کن اور پریشان کن ہے۔ ہر قسم کے پرندوں کا بسیرا فضا میں ہی ہوتا ہے۔ ہوا کے بغیر پرندے اڑنے کی سکت و طاقت نہیں رکھتے۔ دورِ حاضر میں ہوائی جہاز کا اڑنا بھی اسی نعمتِ الٰہی کی ترجمانی ہے۔ ہوا ایک طاقتور قدرتی وسیلہ ہے جسے بلحاظ قوت کئی دوسرے قدرتی وسائل پر فوقیت وبرتری حاصل ہے۔

فضائی آلودگی اور پاکستان

عالمی ادارہ صحت کی تازہ ترین رپورٹ کے مطابق فضائی آلودگی سے متاثرہ 184 ممالک میں پاکستان چوتھے نمبر پر ہے۔ عالمی معیار کے مطابق فضاء میں آلودگی کی شرح 80 مائیکروگرام فی کیوبک میٹر سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے لیکن لاہور کے بیشتر علاقوں میں آلودگی کی شرح 120 مائیکروگرام فی کیوبک میٹر تک ریکارڈ کی گئی ہے۔ وزارتِ ماحولیات کے مطابق فضائی آلودگی کا گراف مسلسل بلند ہورہا ہے:

"In Punjab, SPM were found as high as 2-4 times higher than WHO guidelines. One study carried out by SUPARCO in 1989,

[1] ۔ الاعراف، 57:7

showed lead exceeding upper limit of WHO by 9 times."[1]

ورلڈ بنک نے پاکستان میں فضائی آلودگی کے تناظر میں ایک رپورٹ جاری کی ہے، جس کا عنوان (کلیننگ پاکستانی ائیر، پالیسی آپشنز ٹو ایڈریس دی کوسٹ آف آؤٹ ڈور پلیوشن) ہے۔ رپورٹ کے مطابق پاکستان جنوبی ایشیا کا واحد ملک ہے، جہاں شہر تیزی سے پھیل رہے ہیں۔

پاکستان میں ایک محتاط اندازے کے مطابق دو کروڑ سے زائد گاڑیاں اور موٹر سائیکل ہیں۔ جن کو رواں دواں رکھنے کے لئے سالانہ چودہ ارب ڈالر کی پٹرولیم مصنوعات درآمد کرنا پڑتی ہیں۔ پاکستان میں سالانہ اڑھائی لاکھ گاڑیاں رجسٹر ہو رہی ہیں جس کی پٹرولیم مصنوعات کی طلب میں پانچ فی صد اضافہ ہو جاتا ہے۔ فضائی آلودگی میں 43 فیصد اضافہ کی بڑی وجہ پٹرول اور ڈیزل پر چلنے والی گاڑیاں ہیں۔[2] آلودگی کی وجہ بننے والے پارٹیکل میٹر (پی ایم) خطے کے دیگر ممالک کے شہروں سے زیادہ ہیں۔ 2007ء تا 2011ء فضائی آلودگی کے ذرات (پی ایم) میں سلفر ڈائی آکسائیڈ اور سیسہ سرِ فہرست ہیں۔[3] عالمی ادارہ صحت کی 2016ء کی ایک رپورٹ کے مطابق پشاور دنیا کا دوسرا، راولپنڈی تیسرا اور کراچی دنیا کا چودھواں آلودہ ترین شہر ہے۔ آلودگی کے لحاظ سے چین پہلے نمبر پر اور بھارت دوسرے نمبر پر ہے۔ پاکستان دنیا بھر میں تیسرا آلودہ ترین ملک ہے۔[4] افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کے تمام شہروں میں فضائی آلودگی عالمی معیار سے کہیں زیادہ ہے۔ یونیسکو کے مطابق پاکستان میں روزانہ تقریباً 48 ہزار ٹن کوڑا کرکٹ اکٹھا ہوتا ہے۔

فضائی آلودگی کے محرکات واسباب

سائنس و ٹیکنالوجی کی ترقی نے پر آسائش طرزِ حیات کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی آلودگی کو بھی جنم دیا ہے۔ جو تمام مخلوقات کی حیات وبقا کے خطرے کی گھنٹی ہے۔ جدید انسان نے اپنی راحت وآسائش کے لیے سامان تیار

---

[1] -http://www.environment.gov.pk/images/environmentalissues/PAKISTANCLEANAIRPROGRAMME.pdf

[2] ۔ روزنامہ 92 نیوز، 30 اکتوبر 2020ء

[3] ۔ روزنامہ ایکسپریس لاہور، 30 جنوری 2018ء

[4] ۔ روزنامہ جنگ لاہور، 21 مئی 2017ء

کرنے کے لیے فیکٹریاں اور کارخانے لگائے۔ مگر دھوئیں کی چمنیوں پر ٹریٹمنٹ فلٹر نہیں لگائے۔
پروفیسر ڈاکٹر قبلہ ایاز لکھتے ہیں:

> "It is man alone who has been made responsible for causing disorder/imbalance/mischief/injustice/wrong in the universe."[1]

کائنات کے فضائی کرہ میں بگاڑ و فساد اور اس کے توازن میں خلل کا ذمہ دار انسان ہے۔ دورِ حاضر میں صنعتی انقلاب، ماحولیاتی عدم توازن اور غذائی اجناس میں اضافہ کے لیے نئے نئے تجربات کی وجہ سے ہوا کی آلودگی کے مسائل پیچیدہ تر ہوتے جارہے ہیں۔ صنعتی فضلہ اور کوڑا کرکٹ کو ٹھکانے لگانے کی عدم دلچسپی فضا کو بدبو دار کرنے کا بڑا ذریعہ ہے۔ صنعتوں سے تقریباً 20000 ملین ٹن فضلہ خارج ہوتا ہے۔ جس کا 10 فیصد حصہ خطرناک مادے پر مشتمل ہے۔ دنیا میں ایک ملین کیمیائی اشیاء تیار ہورہی ہیں۔ جن میں 50 فیصد اشیاء صحت و حیات کے لیے نقصان دہ ہیں۔ ان کیمیائی اشیاء میں سالانہ 2000 اشیا کا اضافہ ہورہا ہے[2]

فضائی آلودگی کا بڑا سبب گرین ہاؤس گیسوں (کلورو فلورو کاربنز (CFC,S) اور کاربن ڈائی آکسائیڈ) کی وجہ سے عالمی حدت میں اضافہ ہورہا ہے۔ فصلوں پر اندھا دھند سپرے سے دیہی علاقوں کی فضا بھی بری طرح آلودہ ہورہی ہے۔ دنیا بھر میں سالانہ 8 بلین ڈالرز کی سپرے دوائیں استعمال ہورہی ہیں۔ دھواں فضائی آلودگی کا بہت بڑا سبب ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اسوقت ملک بھر میں 17 ہزار کے قریب تعداد چھوٹی بڑی انڈسٹری کی ہے جن میں سے 14 ہزار کے قریب انڈسٹریز فضا میں زہریلا دھواں خارج کررہی ہیں۔ ماہر ماحولیات راج گردیپ بیان کرتے ہیں:

> "Smoke. An aerosol of minute solid or liquid particles (most less than 1 micron in diameter) formed by the incomplete combustion of a fuel. In air pollution it is mainly associated

---

1 ۔ Kibla Ayaz,Dr.,Conservation and Islam,World Wide Fund For Nature,Islamabad,2003,24

2 ۔ ممتاز حسین، مسز سیدہ سائرہ حمید، مطالعہ ماحول، ص:53

with the burning of coal."[1]

ہوائی جہازوں اور جنگی جہازوں کی پروازوں سمیت ذرائع آمدورفت سے بھی فضائی آلودگی پھیلتی ہے۔ رکشے، موٹر سائیکلیں، کاریں، بسیں اور ٹرک سے خارج ہونے والا دھواں مطلوبہ معیار سے زیادہ ہے۔ صنعتی دھواں بھی فضائی آلودگی میں خاطر خواہ اضافہ کر رہا ہے۔ فضل کریم خان اپنی کتاب میں فضائی آلودگی کے اسباب بیان کرتے ہیں:

"The vehicles like automobiles, trucks, rickshaws, aircraft and others run by internal combustion engines are responsible for carbon monoxide, hydrocarbons, nitrogen oxides, and lead pollution."[2]

وزارتِ ماحولیات کے مطابق اینٹوں کے بھٹے (Brick Kilns) آلودگی کا بڑا سبب ہیں:

"Brick kilns are another source of pollution in many areas. Use of low-grade fuels in brick kilns generates dense black soot and other kind of emissions."[3]

حالیہ سموگ نے بھی ہوا آلودہ کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ فضا میں موجود دھواں آلودگی کے ساتھ مل کر سموگ بن جاتا ہے۔ اس میں کئی زہریلے عناصر داخل وشامل ہوتے ہیں۔ سموگ صنعتی اور گنجان آباد شہری علاقوں میں عام ہے۔[4] فضائی آلودگی کا اہم اور بڑا سبب درختوں کی بے دریغ کٹائی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق پاکستان سالانہ 42000 ہیکٹر جنگلات سے محروم ہو رہا ہے۔ اقوامِ متحدہ کی تنظیم برائے فوڈ اینڈ ایگریکلچر کی تحقیقی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں 16 لاکھ 17 ہزار ہیکٹر رقبے پر محیط ہیں۔ جو کل رقبے کا 2.2 فیصد ہیں۔ جبکہ ہر

---

[1] -Raj, Gurdeep, Dictionary of Environment, Anmol publications Pvt.Ltd., New Delhi(India),1992,195

[2] -Fazle Karim Khan, A Geography of Pakistan: Environment, People and Economy, Oxford University Press, Oxford,1991,69

[3] http://www.environment.gov.pk/images/environmentalissues/PAKISTANCLEANAIRPROGRAMME.pdf

[4] -M.S. Rao, Dictionary of Geography, Anmol publications Pvt.Ltd., New Delhi(India),1998,325

ملک کے کم از کم 25 فیصد سے 40 فیصد رقبے پر جنگلات ہونا لازمی ہیں۔

فضائی آلودگی کے اثرات

ماحولیاتی آلودگی کے انسانی صحت پر تباہ کن اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ آلودہ فضا میں سانس لینے سے انسان کا نظام تنفس بہت جلد متاثر ہوتا ہے۔ آلودہ فضا میں عام طور پر اوزون، نائٹروجن، سلفر ڈائی آکسائیڈ اور کاربن ڈائی آکسائیڈ انسان کی صحت پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ پانچ سال سے کم عمر بچے فضائی آلودگی سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں اور موت میں منہ میں چلے جاتے ہیں۔ پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کے مطابق 90 فیصد بیماریوں کی وجہ آلودہ ماحول ہے۔ "پاکستان سوسائٹی آف نیورولوجی" کے مطابق پوری دنیا میں فضائی آلودگی سے سالانہ 9 ملین افراد موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں، جبکہ پاکستان میں فضائی آلودگی سے سالانہ 135000 افراد لقمہ اجل بن جاتے ہیں۔[1] آلودہ فضا میں سانس لینے کی وجہ سے بچوں کا آئی کیو لیول کم ہو رہا ہے۔ فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ میں بے جا اضافہ سے گلوبل وارمنگ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ مہلک زہروں سے سانس کی بیماریوں، دمہ، ٹی بی، سینے میں درد، نزلہ، زکام، بلڈ پریشر، ہیپاٹائٹس، جلدی امراض، امراضِ چشم، الرجی اور کینسر جیسے مہلک امراض میں اضافہ ہو رہا ہے۔ فضاء میں شامل کاربن مونو آکسائیڈ اور صنعتی یونٹس سے پیدا ہونے والا دھواں دھند سے مل ایک ایسے آمیزے کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ جو آنکھوں، ناک، گلے اور پھیپھڑوں پر جم جاتا ہے۔

پاکستان کلین ایئر پروگرام کی رپورٹ کے مطابق:

> "Presence of particulate matter in air not only causing poor visibility but leading to increased cases of asthma, allergy and lungs diseases."[2]

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا کے مطابق آلودہ فضا کے صحتِ انسانی پر اثرات:

> "Air pollution, release into the atmosphere of various gases, finely divided solids, or finely dispersed liquid aerosols at rates

---

[1]۔ روزنامہ جنگ لاہور، 22 جولائی 2018ء

[2]۔ http://www.environment.gov.pk/images/environmentalissues/PAKISTANCLEANAIRPROGRAMME.pdf

that exceed the natural capacity of the environment to dissipate and dilute or absorb them. These substances may reach concentrations in the air that cause undesirable health, economic, or aesthetic effects."[1]

جرمن لنگز فاؤنڈیشن کے مطابق الرجی کی بڑی وجہ گرد وغبار کے باریک ذرات ہیں۔ جرمنی کی تقریباً 10 فیصد آبادی گرد وغبار کے باعث الرجی کا شکار ہے۔ "سٹیٹ آف گلوبل ائیر" کے مطابق فضائی آلودگی کے باعث پاکستان میں ایک لاکھ اٹھائیس ہزار اموات ہوئیں۔[2] ہوا آلودہ ہونے کے نتیجہ میں انسان کا اپنا وجود خطرے میں ہے۔ جدید انسان کی منفی سرگرمیوں کی بدولت انسان، چرند، پرند اور نبات کی بقاداؤ پر لگی ہوئی ہے۔ موسمیاتی تبدیلی کی اصل وجہ فضائی آلودگی ہے۔

Hazel S. Kaufman لکھتا ہے:

"The air pollution has been blamed for recent climate change."[3]

سموگ (آلودہ فضا) نہ صرف انسانوں بلکہ جانوروں، پودوں اور فطرت کی ہر چیز کو نقصان پہنچاتی ہے۔ سموگ آکسیجن پر اثر انداز ہو کر سانس لینے میں شدید دشواری کا باعث بنتی ہے۔ جس سے بعض حالات میں موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں اوزون[4] کے بارے میں ہے:

"Ozone, which is present mainly in the atmospheric region 10 to 50 km (6 to 30 miles) above the Earth's surface, is an effective absorber of ultraviolet radiation from the Sun."[5]

---

1 - https://www.britannica.com/science/air-pollution accessed on 15 September,2021

2 - روزنامہ دنیا لاہور، 15 اپریل 2019ء

3 Hazel S. Kaufman ,"Atmospheric Ecology and Our Polluted Atmosphere",169

4 - قدرتی طور پر زمین کی حفاظت کے لیے اس کے گرد اوزون کی تہہ بنی ہوئی ہے، جو سورج کی خطرناک الٹرا وائلٹ شعاعیں زمین کی جانب آنے سے روک دیتی ہے۔

5 The New Encyclopedia Britannica,15th Ed., Encyclopedia Britannica Inc.,Chicago,1990,1:173

اوزون کو فضا میں آلودگی کے مسلسل اضافے کی وجہ سے مسلسل نقصان پہنچ رہا ہے۔انسان اپنی آسائش وزینت اور ترقی وخوشحالی کے نام پر ایسے کیمیائی مرکبات بنا رہا ہے، جو اوزون کی تباہی و بربادی کا باعث بن رہا ہے۔

فضائی آلودگی کا تدارک اور اسلامی تعلیمات

دورِ حاضر کا جدید انسان اپنے ہی ہاتھوں اپنا سانس بند کرنے کے لیے کوشاں دکھائی دیتا ہے۔انسان کی مفسدانہ سرگرمیاں قدرتی وسائلِ حیات کے قدرتی اعتدال وتوازن کو خراب کررہی ہیں۔ نتیجہ کے طور پر کوئی چیز بھی اپنی اصلی اور طبعی حالت پر باقی نہیں رہی۔ فضائی آلودگی کا سب سے بڑا محرک تعلیماتِ اسلامی پر عمل سے گریز ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ کی ہدایات سے بے نیاز ہو کر اپنے اختیارات ومیلانات کو استعمال کرنے کا مجاز و مختار نہیں ہے۔ فضائی آلودگی کے تدارک کے بارے میں اسلامی تعلیمات حسبِ ذیل ہیں۔

فساد فی البر والبحر کی ممانعت

فضا میں آلودگی فساد فی الارض کے مساوی ومترادف ہے۔ فضائی وزمینی وآبی ماحول کی خرابی وبربادی کی وجہ معاشی خوشحالی کی دوڑ میں جدید انسان کی سرگرمیاں ہیں۔انسانی آبادیوں کے بیچ میں صنعتوں کے جال نے کرہ فضائی میں فساد برپا کر دیا ہے۔ قرآن پاک کی کئی آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ خشکی وتری میں فساد وبگاڑ انسانی اعمال وافعال کا سبب ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ﴾[1]

"خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب فساد پھیل گیا ہے تاکہ خدا انہیں ان کے بعض عملوں کا مزہ چکھائے، عجب نہیں کہ وہ باز آجائیں۔"

اس ضمن میں امام ابن کثیرؒ لکھتے ہیں:

عَنْ مُجَاهِدٍ ظَهَرَ الْفَسادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ قَالَ: فَسَادُ الْبَرِّ قَتْلُ ابْنِ آدَمَ، وَفَسَادُ

[1] ۔ الروم،41:30

الْبَحْرِ أَخْذُ السَّفِينَةِ غَصْبً"[1]

"زمین کی خشکی وتری پر فساد پھیلانے سے مراد انسان کا قتل ہے۔پس اگر کوئی فرد کسی زہریلے دھویں کے اثرات سے ہلاک ہو جاتا ہے تو اس کا قاتل و مجرم دھواں چھوڑنے والا کارخانہ دار ہے اور ایسا فرد فساد فی الارض کا مرتکب ہے۔فضا میں زہریلی گیسوں کا موجب بننا اخلاقی ،دینی اور قانونی جرم ہے،ایسے جرائم کی روک تھام سے آلودہ فضا میں واضح کمی لائی جائی سکتی ہے۔"

حیاتِ انسانی کا تحفظ

ہوا اہم ترین وسیلہ حیات ہے اس لئے آلودگیوں سے اسے پاک کرنا دراصل انسانی جان کا تحفظ ہے۔انسانی زندگی اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے اور ہر ایک انسان کی زندگی قیمتی ہے۔انسانی آبادیوں میں زہریلا دھواں خارج کرنا انسانی زندگی کا قتل وخاتمہ ہے۔تعلیماتِ قرآنی کے مطابق ایک جان کا قتل وضیاع پوری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا﴾[2]

"جو شخص کسی کو(ناحق) قتل کرے گا(یعنی)بغیر اس کے کہ جان کا بدلہ لیا جائے یا ملک میں خرابی پیدا کرنے کی سزا دی جائے اس نے گویا تمام لوگوں کو قتل کیا اور جو اس کی زندگانی کا موجب ہوا تو گویا لوگوں کی زندگانی کا موجب ہوا۔"

امام ابن کثیرؒ اپنی کتاب تفسیر القرآن العظیم میں لکھتے ہیں :

"فَكَأَنَّما قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعاً مَنْ قَتَلَ النَّفْسَ الْمُؤْمِنَةَ مُتَعَمِّدًا، جَعَلَ اللَّهُ جَزَاءَهُ جَهَنَّمَ، وغضب عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ، وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا "[3]

نوع انسانی کی زندگی کی بقاو سلامتی کا انحصار اس اصول پر انحصار رکھتا ہے کہ ہر انسان کے قلب و ذہن میں

---

[1] ۔أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير، تفسير القرآن العظيم، دار الكتب العلمية، بيروت 1419ھ،287:6

[2] ۔ المائدہ 32:5

[3] ۔ أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير، تفسير القرآن العظيم،84:3

دوسرے انسانوں کی جان کا احترام موجود ہو اور ہر فرد معاشرے کے دوسرے افراد کی زندگی کے بقاو تحفظ میں مددگار بننے کا جذبہ رکھتا ہو۔ جو شخص ناحق کسی کی جان لیتا ہے وہ صرف ایک ہی فرد پر ظلم نہیں کرتا بلکہ یہ بھی ثابت کرتا ہے کہ اس کا دل حیات انسانی کے احترام سے اور ہمدردی کے جذبہ سے خالی ہے، لہٰذا وہ پوری انسانیت کا دشمن ہے، کیونکہ اس کے اندر وہ صفت پائی جاتی ہے جو اگر تمام افراد میں پائی جائے تو پوری نوع انسانی کا خاتمہ ہو جائے۔ اس کے برعکس جو شخص انسان کی زندگی کے قیام میں مدد کرتا ہے وہ درحقیقت انسانیت کا حامی ہے، کیونکہ اس میں وہ صفت پائی جاتی ہے جس پر انسانیت کی بقاء کا انحصار ہے۔[1] پورے ملک میں کارخانوں کا جال بچھا ہوا ہے جو زہریلے دھویں اور زہریلے پانی کے ٹریٹمنٹ کے بغیر اخراج کی بدولت عام لوگوں کو جان لیوا بیماریوں میں مبتلا کر دیتے ہیں یعنی مبینہ طور پر ان کی اموات و امراض کا سبب بن رہے ہیں۔۔ ترقی یافتہ ممالک کے برعکس وطنِ عزیز میں ماحولیاتی سہولیات مہیا کیے بغیر ہی چھوٹی بڑی صنعتیں قائم کی جاتی ہیں اور زہریلے کیمیائی مواد کو ٹھکانے لگانے کا کوئی بندوبست نہیں کیا جاتا۔ ایک تحقیق کے مطابق پورے ملک میں محض چند فیصد ہی ایسے کارخانے کام کررہے ہیں جن کے ذریعے زہریلے مواد کو ٹھکانے لگایا جاتا ہے۔ مذکورہ بالا آیتِ قرآنی میں بیان کردہ حیاتِ انسانی کے تحفظ کے اصول میں فیکٹری مالکان کے لئے درسِ عمل اور تنبیہ ہے۔

بلاضرورت چراغ جلانے کی ممانعت

نبی کریم ﷺ نے ایسے تمام امور سے منع فرمایا ہے جو صحتِ انسانی کے لئے مضر ہوں اوران سے فضائی آلودگی پھیلنے کا اندیشہ ہو۔ آپ ﷺ نے رات کو سونے کے وقت چراغ جلانے سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ اس طرح گھر میں بے خبری کے عالم میں آتشزدگی کا خدشہ ہوتا ہے، نیز اس کے دھواں سے انسان کا دم بھی گھٹتا ہے۔ ذرائع آمدورفت اور کارخانوں سے خارج ہونے والا دھواں بھی اس میں داخل ہے۔ آپ ﷺ کی تعلیم میں دھواں، تابکار شعاؤں اور زہریلی گیسوں کے ذرائع شامل و داخل ہیں۔

حدیث مبارکہ میں آتا ہے:

"إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ - أَوْ أَمْسَيْتُمْ - فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ

---

[1]۔ مودودیؒ، مولانا، سید، تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، 2013ء، 1:464

حِينَئِذٍ، فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ، وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا، وَأَوْكُوا قِرَبَكُمْ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ، وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ، وَلَوْ أَنْ تَعْرُضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا، وَأَطْفِئُوا مَصَابِيحَكُمْ"[1]

متذکرہ بالا حدیث کا حاصل یہ ہے کہ جب رات کا اندھیرا یا شام ہو جائے تو دروازوں کو بند کر لینا چاہئے، مشکیزوں کے منہ اللہ کا نام لے کر باندھ دینے چاہئیں اور برتنوں کو ڈھانک دینا چاہئے اور تم اپنے چراغ بجھا دینا چاہئے۔رات کے وقت چراغ جلانے سے ممانعت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بلا ضرورت انرجی کا استعمال خصوصاً جس سے فضا میں آلودگی جنم لیتی ہو اور نقصان کا اندیشہ ہو، اسلام کی نگاہ میں قطعاً محبوب نہیں ہے۔

تدفین کی اسلامی تعلیم

انسانی باقیات کی تدفین اسلامی و فطری طریقہ کار ہے۔انسانی باقیات کی تغسیل و تدفین میں انسان کی تکریم کے ساتھ ساتھ فضا میں آلودگی کے پھیلاؤ سے بچاؤ کی تدبیر کا فلسفہ بھی موجود ہے۔قرآن مجید میں مردوں کی تدفین کے طریقہ کار کی تعلیم ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَه كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ﴾[2]

"اب خدا نے ایک کوا بھیجا جو زمین کریدنے لگا تا کہ اسے دکھائے کہ اپنے بھائی کی لاش کو کیونکر چھپائے۔"

امام الرازیؒ لکھتے ہیں:

"لَمَّا قَتَلَهُ وَتَرَكَهُ بَعَثَ اللَّه غُرَابًا يَحْثُو التُّرَابَ عَلَى الْمَقْتُولِ، فَلَمَّا رَأَى الْقَاتِلُ أَنَّ اللَّه كَيْفَ يُكْرِمُهُ بَعْدَ مَوْتِهِ"[3]

قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا تو اسے میدان میں چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ نے کوے کے ذریعے قابیل کو

---

[1] ۔ مسلم بن الحجاج،صيح مسلم،دار إحياء التراث العربي – بيروت،كتاب الْأَشْرِبَةِ،بَابُ الْأَمْرِ بِتَغْطِيَةِ الْإِنَاءِرقم الحديث:2012

[2] ۔ المائده،31:5

[3] ۔ فخر الدين الرازي، مفاتيح الغيب، دار إحياء التراث العربي – بيروت،1420ھ،341:11

انسانی باقیات کو زمین کے اندر دفن کرنے کا طریقہ کار سمجھایا کیونکہ انسان کا جسم موت کے بعد بھی مکرم و محترم ہوتا ہے۔ انسانی تکریم کے علاوہ دفنانے کا مطلوب و مقصود فضا میں تعفن و بدبو کے پھیلاؤ کا تدارک و سدباب کا زینہ بھی ہے۔

صحن و میدان کی صفائی

اسلام میدانوں میں گندگی و نجاست گرانے سے سختی سے روکتا ہے تاکہ ارد گرپائے جانے والے علاقوں کی فضا کو بدبو اور گندگی سے بچایا جاسکے۔ لیکن افسوسناک حقیقیت ہے کہ وطن عزیز کے چھوٹے بڑے شہروں میں سڑک کے کناروں اور میدانوں میں گندگی کے ڈھیر تکلیف دہ اور مضر صحت بدبو پیدا کررہے ہوتے ہیں۔ ہر دیہات و شہر میں داخل ہونے پر گندگی کے ڈھیر دکھائی دیتے ہیں۔ شاہراہوں، چوراہوں اور میدانوں میں فضلہ جات کی وجہ سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ ان کی بدبو آس پاس سے گزرنے والوں کا جینا دوبھر کر دیتی ہے۔ آج کل سڑک کے کناروں، گلی کوچوں اور دروازوں پر گندگی کے ڈھیر پائے جاتے ہیں اسے ہٹانے کے لیے سرکاری سطح پر کوئی انتظام نہیں ہے۔ محبوبِ خدا نبی آخر الزماں ﷺ نے میدانوں میں گندگی پھینکنے سے منع فرمایا ہے تاکہ اس کی تعفن و بدبو سے عوام الناس کی صحت و جان کا تحفظ ہو سکے۔ فرمانِ نبویؐ ہے:

"فَنَظِّفُوا أَفْنَاءَكُمْ وَسَاحَاتِكُمْ"[1]

"پس اپنے صحنوں اور میدانوں کو صاف ستھرا رکھو۔"

مکان کے ساتھ جڑا ہوا بیت الخلاء بنانے سے صحن کی فضا بدبودار ہو سکتی ہے جو صحت کے لئے مضر ہوتی ہے۔ بیت الخلاء رہائش و مسکن سے الگ رکھنا حفظانِ صحت کے اصولوں کے عین مطابق معلوم ہوتا ہے۔ کچن و بیت الخلاء رہائش و مسکن سے الگ ڈیزائن کرنے سے ان ڈور فضائی آلودگی سے کافی حد تک نجات مل سکتی ہے۔

ماحولیاتی پاکیزگی کی ترغیب

احادیث مبارکہ کی بڑی تعداد فضا صاف رکھنے کی تشویق و تحریک پر دلالت کرتی ہیں۔ اسلام میں ماحول میں

---

[1] ۔ أبو يعلى أحمد بن علي ، مسند أبي يعلى، دار المأمون للتراث – دمشق، مُسْنَدُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، رقم الحديث:791

صفائی کا اہتمام و انتظام ایک مسلمان کے ایمان کا مرکز و محور قرار دیا گیا ہے۔ اسلام میں صاف و پاکیزہ ماحول کو نصف ایمان کا درجہ حاصل ہے جس سے ایک سچے مسلمان کو فضا کو مختلف قسم کی آلودگیوں سے صاف رکھنے کی تحریک و توانائی میسر آتی ہے۔ اسلام مومنوں کو فضا صاف رکھنے کے لئے مہمیز و تحریک دیتا ہے۔ زمینی فضا صاف رکھنے کی کوشش و کاوش کرنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہوتی ہے۔ ماحول و فضا کو گندگی و آلودگی سے صاف رکھنے والے افراد یا ماحولیاتی ادارے اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں۔ ارشاد الٰہی ہے:

" فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ "[1]

اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں۔ اور خدا پاک رہنے والوں کو ہی پسند کرتا ہے۔

مذکورہ بالا آیت قرآنی سے ثابت ہوتا ہے کہ پاک ماحول پروان چڑھانا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ اس طرح یہ آیت بندہ مومن کو پاکیزہ ماحول کی تشکیل پر ابھارتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کئی احادیث اس حقیقیت پر دلالت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا حصول پاکیزہ و صاف ماحول و فضا پیدا کئے بغیر ناممکن ہے۔

درخت کاٹنے کی ممانعت

باغات و اشجار فضا صاف کرنے کے قدرتی فلٹریشن پلانٹ ہیں، اسی وجہ سے اسلام میں بلاضرورت اور بڑے پیمانے پر درختوں کو نقصان پہنچانا ممنوع و ناجائز ہے۔ فضائی آلودگی اور موسمیاتی تبدیلی کے مسائل وسیع پیمانے پر درختوں کے کٹاؤ سے جڑے ہوئے ہیں۔ دنیا بھر کی فضا آلودہ و گرم ہونے یعنی گلوبل وارمنگ کا اہم سبب درختوں کا بے دریغ کٹاؤ ہے جبکہ اسلام درخت کاٹنے سے سختی سے روکتا ہے۔ اسلام جنگ کے دوران بھی درختوں کے کٹاؤ سے روکتا ہے۔ حضرت ابو بکر (رض) نے لشکر اسامہ کو جنگ کے دوران درخت کاٹنے سے منع فرمایا:

"وَلا تَعْقِرُوا نَخْلا وَلا تُحَرِّقُوهُ، وَلا تَقْطَعُوا شَجَرَةً مُثْمِرَةً "[2]

اسلام میں ڈی فارسٹیشن ایک ناپسندیدہ اور مذموم عمل ہے۔ اقوامِ متحدہ کے مطابق پاکستان میں اشجار و جنگلات کل رقبے کا محض 2.2 فیصد ہیں حالانکہ بین الاقوامی معیار کے مطابق ہر ملک کے کم از کم 25 فیصد رقبے پر جنگلات ہونا لازمی ہیں۔

---

[1] ۔ التوبه،108:9

[2] ۔محمد بن جرير، أبو جعفر الطبري، تاريخ الرسل والملوك(تاريخ طبری)،دار التراث، بيروت،1387ھ،227:3

موسمیاتی تبدیلی کی ممانعت

فضامیں زہریلا دھواں چھوڑنا موسمیاتی تبدیلی کا بڑا سبب ہے جو دورِ حاضر کا بہت بڑا فساد فی الارض ہے۔ جدید انسان اپنے ہی ہاتھوں دوسرے انسان کا سانس بند کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ اس نے اپنی مفسدانہ حرکتوں سے ہوا میں پائے جانے والے عناصر کے قدرتی توازن کو بگاڑ دیا ہے اور کوئی عنصر اپنی اصلی اور طبعی حالت پر باقی نہیں رہا۔ موسمیاتی تبدیلی کا موجب بننا ایک قسم کا زمین میں فساد برپا کرنا ہے۔ متعدد قرآنی آیات میں زمین و فضا میں فساد اور تبدیلی پیدا کرنے سے رکنے کا اشارہ ملتا ہے۔ کلام الہی میں ہے:

﴿وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ﴾[1]

"اور ملک میں طالب فساد نہ ہو کیونکہ خدا فساد کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔"

امام بیضاویؒ کے نزدیک زمین میں فساد پھیلانا ظلم و زیادتی ہے اور اسلام ظلم و زیادتی پر مبنی سرگرمیوں سے منع کرتا ہے۔ "التفسیر المنار" میں ہے:

"(وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ) أَيْ لَا تَنْشُرُوا فَسَادَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَتَكُونُوا فِي الشُّرُورِ قُدْوَةً سَيِّئَةً لِلنَّاسِ "[2]

اپنی مادی آسائش و سہولت کی خاطر وسائلِ حیات کے استعمال میں اپنی حدود و قیود سے تجاوز کرنا دراصل فساد فی الارض کا ارتکاب اور شر کا پھیلاؤ ہے جو اسلام کی نگاہ میں انتہائی قبیح فعل ہے۔

عوامی مقامات پر تعفن و بدبو کی ممانعت

عوامی مقامات پر زہریلی یا ناگوار بدبو پھیلانا اسلامی تعلیمات کی خلاف ورزی ہے۔ ایک حدیث مبارکہ کی رو سے بدبو دار فضا سے نہ صرف انسان بلکہ ملائکہ بھی کراہت و تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ ارشاد نبویؐ ہے:

" مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ، الثُّومِ وقَالَ مَرَّةً: مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّومَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ بَنُو آدَمَ "[3]

---

[1] ۔ القصص، 77:28

[2] ۔محمد رشيد بن علي رضا ، تفسير القرآن الحكيم (تفسير المنار)، الهيئة المصرية العامة للكتاب 1990 م،271:1

[3] ۔ مسلم بن الحجاج ،صحيح مسلم ، بَابُ نَهْيِ مَنْ أَكَلِ ثُومًا أَوْ بَصَلًا أَوْ كُرَّاثًا أَوْ نَحْوَهَ ، رقم الحيث:564

قابلِ غور مقام یہ ہے کہ جو دین کچے لہسن وپیاز کی بے ضرر اور معمولی بدبو سے عوامی مقامات پر عوام الناس کو اذیت وتکلیف کو گوارا نہیں کرتا ہے وہ فیکٹریوں کے جان لیوا کیمیائی زہریلے دھویں سے عام لوگوں کی صحت و زندگی سے کھیلنے کی اجازت کیونکر دے گا۔ اسلام نے شاہراہ عام سے ہر قسم کی تکلیف دہ چیز (آلودگی) ہٹانے کا حکم دیا ہے۔ سڑکوں پر لگی ہوئی فیکٹریاں فضا میں زہریلے دھویں کا باعث ہیں جو وہاں سے گزرنے والے عوام کے لئے سانس میں دشواری پیدا کرتی ہیں جس کے خاتمے میں کردار ادا کرنا باعثِ اجر اور صدقہ ہے۔

فضائی آلودگی کا تدارک اور انسان

جدید انسان نے نام نہاد ترقی کی آڑ میں زمین میں بگاڑ پیدا کرنا شروع کر دیا ہے، انسان کا فرض ہے کہ قدرتی وسائل کو ایسے دانشمندانہ انداز و اسلوب سے استعمال میں لائے کہ آئندہ نسل کے افراد بھی اس سے بھرپور استفادہ کر سکیں کیونکہ قدرتی صاف فضا میں سانس لینا آئندہ انسانی نسلوں اور دوسری ذی روح مخلوقات کا بھی حق ہے۔ فضا کو آلودگیوں سے تحفظ فراہم کرنا انسان کی ذمہ داری ہے کیونکہ اللہ قادر مطلق نے انسان کو اپنے نائب و خلیفہ کا درجہ دیکر زمین پر بھیجا ہے۔ کلام الٰہی میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ﴾[1]

"میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں"

ماہرِ ماحولیات اے-آر-اگوان اپنی کتاب میں یوں لکھتا ہے:

> "In Islam, humanity is the wise inheritor, (khalifah) of the planetary ecosystem."[2]

خلیفہ مالک نہیں ہوتا، بلکہ اصل مالک کا نائب ہوتا ہے۔ اس کے اختیارات ذاتی نہیں ہوتے، بلکہ مالک کے عطا کردہ ہوتے ہیں۔ وہ اپنے منشا کے مطابق کام کرنے کا حق نہیں رکھتا، بلکہ اس کا کام مالک کے منشا کو پورا کرنا ہوتا ہے۔ اگر وہ خود اپنے آپ کو مالک سمجھ بیٹھے اور تفویض کردہ اختیارات کو من مانے طریقے سے استعمال کرنے لگے، یا اصل مالک کے سوا کسی اور کو مالک تسلیم کرکے اس کے منشا کی پیروی اور اس کے احکام کی تعمیل کرنے لگے، تو یہ

1۔ البقرہ،30:2

2۔A. R. Agwan, Islam and the Environment,5

سب غداری اور بغاوت کے افعال ہونگے۔[1]

ماحولیاتی اداروں کی معاونت

فضائی آلودگی کے تدارک میں اپنا حصہ ڈالنا موجودہ دور کی سب سے بڑی خیر و بھلائی ہے۔ماحولیاتی آلودگی کا تدارک خیر و بھلائی کے کاموں میں سے ہے اس لئے اسلام کی نگاہ میں ماحول اور فضا کو آلودگی سے بچانے والے ماحولیاتی اداروں سے تعاون کرنا ضروری ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَي الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۠وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۠وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَاب﴾[2]

"اور (دیکھو) نیکی اور پرہیز گاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو۔کچھ شک نہیں کہ خدا کا عذاب سخت ہے۔"

امام بغویؒ نے یوں لکھا ہے:

" الْبِرُّ مُتَابَعَةُ الْأَمْرِ، وَالتَّقْوَى مُجَانَبَةُ النَّهْيِ، وَقِيلَ: الْبِرُّ: الْإِسْلَامُ، وَالتَّقْوَى: السُّنَّةُ "[3]

قرآنی لفظ "البر" سے مراد اچھے امور کی بجا آوری ہے یعنی اسلام پر عمل ہے جبکہ "تقویٰ" سے مراد برے امور سے پرہیز و گریز ہے۔بعض ماہرین علم نے "البر" کو اسلام اور "التقویٰ" کو سنت کہا ہے۔

نتائج تحقیق

1-ہوا حیات انسانی کا لازمی اور بنیادی جزو ہے۔اسی طرح ہوا بلحاظ قوت کئی دوسرے وسائل حیات پر فائق و برتر ہے۔مغرب میں ہوائی توانائی سے بجلی پیدا کرنے پر تحقیق ہو رہی ہے کیونکہ اس سے فضا آلودگی سے محفوظ رہتی ہے۔

2۔درخت فضا کے قدرتی فلٹریشن پلانٹ ہیں۔فضائی آلودگی کی تباہ کاریوں کے پیشِ نظر زیادہ سے زیادہ نئے

---

[1]۔مودودیؒ، مولانا، سید، تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن اردو بازار لاہور، دسمبر 2013ء، 62:1

[2]۔ المائدہ، 2:5

[3]۔ابو محمد ،الحسین بن مسعود البغوی،معالم التنزیل فی تفسیر القرآن،دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1420ھ 9:2

درخت لگانا اہم اسلامی شرعی و ملی فرض ہے۔یہی وجہ ہے کہ اسلام زیادہ سے زیادہ درخت لگانے پر ابھارتا ہے۔

3- قدرتی فضا میں آلودگی و بگاڑ کی بڑا سبب طویل اور علاقائی درختوں کا صفایا ہے کیونکہ اسطرح فضا میں آکسیجن کی شدید قلت ہو جاتی ہے۔ اگر درختوں کا صفایا محدود نہ کیا گیا تو انسان منرل واٹر کی طرح آکسیجن کے سلنڈر اٹھانے پر مجبور ہو سکتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ اسلام میں وسیع پیمانے پر درخت کاٹنا سے ممنوع ہے۔

4- اسلام فضائی آلودگی کے تدارک کے کے لئے مکمل ضابطہ اخلاق مہیا کرتا ہے۔ آلودگی سے متعلقہ اسلامی احتیاطی تدابیر پر عمل کر کے دنیا کو فضائی آلودگی جیسے پریشان کن مسئلے سے چھٹکارہ دلایا جاسکتا ہے۔

5۔اسلامی تعلیمات وہدایات کو اپنا کر گلوبل وارمنگ، موسمیاتی تبدیلی ،ماحولیاتی تبدیلی جیسے عالمی مسائل اور بہت سی مہلک بیماریوں سے نجات ممکن الحصول ہو سکتی ہے۔

سفارشات و تجاویز

1. الیکٹرک گاڑیوں کی مثال سامنے رکھتے ہوئے ماحول دوست ٹرانسپورٹ کی منصوبہ بندی کی جائے اور ان پر ٹیکس چھوٹ دی جائے تاکہ انکی قیمت عام فرد کی پہنچ تک لائی جاسکے۔
2. جرمنی کی مثال سامنے رکھتے ہوئے کسی بھی شہر کی آبادی پانچ لاکھ افراد سے تجاوز کرنے پر نیا شہر بسایا جائے۔
3. صحت و تعلیم کی بنیادی سہولیات کے دائرہ کار دیہاتوں تک یقینی بنایا جائے تاکہ شہروں کی طرف نقل مکانی کی روک تھام ہو سکے۔
4. زیادہ سے زیادہ بلند درخت اور علاقائی پودے لگائے جائیں تاکہ تمام لوگ صاف فضا میں سانس لے سکیں۔نئے پودوں کی نگہداشت کا میکانزم بنایا جائے۔
5. دھواں چھوڑنے والے کارخانوں، بھٹوں اور گاڑیوں پر ائیر ایکٹ کا نفاذ کیا جائے۔ معاشی خوشحالی کی آڑ میں آلودہ دھواں کے پھیلاؤ کو نظر انداز کر دینا عوام کی سانسیں بند کرنے کے مترادف ہے۔
6. کارخانوں میں ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب کروانے کے لئے قانون سازی کی جائے۔ اینٹوں کے بھٹے زگ زیگ ٹیکنالوجی پر منتقل کرنے کی ٹھوس منصوبہ بندی کی جائے۔
7. جدید ذرائع ابلاغ کے ذریعے فضائی آلودگی کے تدارک کے بارے میں اسلامی احتیاطی تدابیر کا پرچار کیا جائے تاکہ مسلم معاشرے ان پر عمل پیرا ہو کر دنیا اور آخرت کی زندگی سنوار سکیں۔